

مشورہ مولانا محمد قلی خان

باناہدہ دکنہ دکنہ

توہیت جاتوہیت جاتوہیت

کوبان عفت ہریت ہریت



فرمان رسول سلف ساختہ فرما

توہیت خط آیت مشورہ محمدی

توہیت و ہم نمین اقامت جمیل

چون گشت علم ای مشورہ محمدی

نمبر ۹

مطبوعہ ۲۵ ربيع الاول ۱۲۹۹

۱۲۹۹ ہجری بنگلور

جلد

مشورہ عیش

مستوجب حمد و خدا ہے
عالم ہی قدر ہی احسن ہے
مالک رازق کریم خالق
خلاق زمین و آسمان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن ہے
تذریل فلک بوجہ حسن
شاہد ملکہ ہے مثالی
دیہیم جلال فقر پر ہے
خالق پر چیز کا وہی ہے
افعال حکیم لایزال
کیا لکھوں ثنائی ایزد پاک
جب نعت بنی کا وقت آیا
لولاک لما خلقت الا فلاک

جو سرور کشور بقا ہے
سلطان قلم و ابد ہے
عادل سامع مرید صادق
وہ غار بن داغ کن کھان ہے
اٹھارہ ہزار عالم اوکے
شمس و مہر سے ہے روشن
محبوب سریم لایزال
اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
ہوتی نہیں معلوم کی خالی
ارشاد بنی ہے ماعرفناک
خامہ نے ادب جیسے کیا
آیا ہے نشان شاہ لولاک

ای صلی رسول محمد
جو ادسکی ثنائی لکھوں حکم ہے
وہ انسر فرق انبیاء ہے
شاہد کشور نبوت ہے
سب پر نشر بنی عیان ہے
ای خامہ عیش لکھ بانعنا
جب سے نکلا یہ رشک گلزار
جو فضل و نشر اسے بجا ہے
نور رخ و پذیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر
کرتا ہے بقلب زار و ناشاد
چیتے ہیں مہج سب کو ایف
عدہ خبرین نفیس مضمون
ہر سال روپیہ پانچ جود

سرور اہمیب ان محمد
خود شید عرب مہم ہے
محبوب جناب کبیر ہے
ارائش مسند شریعت
وہ علت خالی جہان ہے
مشور محمدی کے اوصاف
نظر و گری جہان اخبار
ہنام جناب مصطفیٰ ہے
ماہی مل ظہیر سلام
ہے پیش مسیح نیک اختر
مشور محمدی کی فریاد
بے شبہ ہے انسر مخالف
ہر نقطہ ہے رشک درگون
اس گوہر ہے بجا کو وہ

پہلے شرط ہے پیشگی آئی یا۔
سال و مہ و روز و شب الہی
اس نظم کو کر چکا جب مقام
مابعد سے کچھ نہیں سہرا
ہوا اسکو بہت بڑی ترقی
توقع محسوس رکھا نام

تحقیقات اصل انجیل

ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ ہم اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اولوالعزم پیغمبر جانتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کو کتاب عنایت کی جسکا نام انجیل ہے اور ہم اہل اسلام انجیل مقدس کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی کلام الہی تصور کرتے ہیں اور نازل ہونا انجیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن پیشروانجیل مروجہ حال سے بخوبی عیاں ہے چنانچہ سورہ مائدہ آیت ۱۷۴ میں بیان ہوا ہے کہ وَقَفِينَا عَلَىٰ نَارِهِمْ

بعیسی ابن مریم مصدر قالمابین یدیدہ من التورۃ
واقینہ الانجیل ترجمہ اور نبیوں کے بعد ہم نے
پہچان عیسیٰ مریم کے بیٹے کو گواہی دیتا ہوا تورات پر
جو پہلے سے تھی اور دی اوسکو انجیل پھر سورہ مریم
آیت ۳۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قال الی عبداللہ
لقانی الکتاب وجعلنی نبیا۔ ترجمہ عیسیٰ نے یون کہا
کہ میں بندہ اللہ کا ہوں اسنے دی ہے مجھ کو کتاب یعنی
انجیل اور کیا مجھ کو نبی۔ دیکھئے ان آیات شریفہ تو
بخوبی معلوم ہو گیا کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں
انجیل موجود تھی جسکا ذکر قرآن پیشرو میں آیا ہے اور
یہی ذکر انجیل مروجہ حال سے ہی واضح ہوتا ہے چنانچہ
مرثیہ باب اول آیت ۱۱ میں لکھا ہے کہ پہر یوحنا کی

خبر تھی کہ بعد یسوع نے گیلیلی میں آکے خدا کی اور
خدا کی بادشاہت کی خوشخبری کی منادی اور کہا
کہ وقت پورا ہوا اور توبہ کرو اور انجیل پر ایمان
لاؤ اور پہر انجیل مذکور باب ۸ آیت ۵۳ میں حضرت
عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے اور انجیل
کے لئے جان گنو ایگادو ہی اسے بچا دیکھا پہر انجیل
ایضا باب ۱۶ آیت ۵۱ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا قول یون منقول ہے کہ ہر اک مخلوق کے سامنے
انجیل کی منادی کرو۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ جب
قرآن پیشرو اور انجیل مروجہ حال سے بخوبی معلوم ہو گیا
کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں انجیل موجود تھی
جسکی منادی خود کرتے اور شاگردوں سے کرواتے
تھے اور لوگوں کو اسکا اتباع کا حکم فرماتے تھے۔
تو اب کوئی عیسائی زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
میں انجیل کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا جب یہ
امر فیصلہ ہو چکا تو اب رہی یہ انجیل جو سما کرنا تھو
میں ہے حواریوں نے اور حواریوں کے رفیقوں
نے بطور توارخ کے بعد زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے ۹۸ برس لکھی ہے اس انجیل مروجہ حال میں
چار قسم کے کلام مخلوط ہے جیسا کہ اسکو میر و مطالعہ
معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ مخلوط شدہ کلام کی ہلکی
سہری چار قسمیں جو نظر میں نہ آتیں ناظرین کرتے
ہیں اور اصل انجیل کو انجیل مروجہ حال سمجھتا ہے کہ
میں دیکھئے قسم اول وہ خاص کلام جو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر بطور وحی آئی نازل ہوئی تھی اور

آپ اسکو بطور مدد و غماص و غماص لوگوں میں ارشاد فرماتے تھے چنانچہ وہ مدد و غماص باب میں صاحب اپنی انجیل میں باب ۵ سے لیکر باب ۷ درمیں، تا تک بشر کی ہے علاوہ اسکو اور بھی کئی جگہ اس قسم کی کلام موجود ہے اور ہم اہل اسلام اس کلام قسم اول کو کلام الہی تصور کرتے ہیں اور مصنف انجیل لوقا ہی ہمارے ساتھ ہم زبان ہو کر اسی کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلام الہی بیان کرتا ہے چنانچہ انجیل لوقا باب ۵ آیت اول میں صاف لکھا ہے کہ ایسا ہوا کہ جب خدا کی کلام سننے کو لوگ اس پر اپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گرے پڑتے تھے دیکھئے جو کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور وعظ کے لوگوں کو سناتے تھے اسی کلام کو مصنف انجیل لوقا نے ہی کلام الہی ٹھہرایا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اسی کلام کو آج کا حکم فرماتے تھے اور اسی کلام کو ہم اہل اسلام انجیل بجانب اللہ قرار دیتے ہیں اور قرآن عظیم میں ہی اسی کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل کہا گیا ہے اور ہم مسلمان یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بنام انجیل اک کتاب جلد سنہری و قوٹہ میں لکھی ہوئی موجود تھی بلکہ صرف اس کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکا ذکر انجیل میں لوقا سے اوپر بیان ہو چکا ہے۔ انجیل بجانب اللہ مانتے ہیں۔

قسم دوم انجیل مردودہ حال میں وہ باتیں ہیں داخل ہیں جو حواریوں نے چشم خود دیکھ کر بطور تاریخ کو لکھے ہیں مثلاً گستی باغیچہ کا حال جو بروقت گرفتاری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوا اور حواریوں کا بیابان جانا اور پطرس وغیرہ کی جہولی قسمیں جو کہ حدائق میں کہنا وغیرہ وغیرہ اور اس قسم کے بہت سے حالات انجیل مردودہ حال میں موجود ہیں جہاں ان باتوں کے کلام الہی کو کیا علاقہ یہ تو محض تاریخی باتیں ہیں جو حواریوں یا حواریوں کے رفیقوں نے تحریر کی ہیں اور ہم مسلمان ان باتوں کو تاریخی تصور کرتے ہیں اور کلام الہی صرف قسم اول ہی کو تصور کرتے ہیں قسم سوم انجیل مردودہ حال میں وہ کلام ہی داخل ہے جسکا کچھ یہ معلوم نہیں کہ اس عبارت کا لکھنے والا کون شخص ہے۔ مثلاً انجیل یوحنا باب آخری آیت ۲۷ و ۲۸ میں لکھا ہے کہ یہ وہ شاگرد ہے جسے ان کاموں کی گواہی دی اور ان باتوں کو لکھا اور کچھ یقین ہے کہ اسکی گواہی سچ ہے پر اور بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور دُجُده دُجُده لکھے جائیں تو میں گمان کرتا ہوں کتاب میں جو لکھی جائیں تو دنیا میں نہ سماتیں۔ دیکھئے ان آیات سے صریح معلوم ہو گیا کہ یہ شخص یقین کر نیوالا اور گواہی دینے والا حواریوں کے لکھے پر سوائے حواریوں کوئی اور ہی شخص ہے جو حواریوں کے لکھے پر گواہی دیتا ہے نہیں معلوم کہ آیا یہ کون شخص ہے اور عبرانیوں کے خط کا مصنف آجتک کسی عیسائی کو معلوم نہیں حالانکہ وہ خط ہی داخل انجیل ہے اور یہوداہ کا خط جو داخل انجیل مردودہ حال ہے نہیں معلوم کہ جناب یہوداہ صلی کا زردے انجیل مردودہ کیا منصب ہے۔ ناظرین توجہ

خیال فرمیں کہ ان باتوں سے کلام الہی کو کیا علاقہ اور ہم مسلمانوں کو ان باتوں کے انکار سے کچھ کفر عاید نہیں ہوتا اور نہ تسلیم کرنا ہم پر فرض ہے اور نہ ان باتوں کو کلام الہی سے کچھ علاقہ ہے۔

قسم چہارم اس میں وہ باتیں ہیں داخل ہیں جو بعض بزرگان دین عیسوی کے عالموں نے بعض فقرات میں انجیل کو بطور حل کے اسکے حاشیہ پر لکھا تھا دوسری تیسری نقل کرنے کے وقت وہی حل شدہ حاشیہ متن میں داخل ہو گیا چنانچہ یہ امر مذکورہ بالا تفسیر مارن صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ سے بخوبی واضح ہیں چنانچہ مارن صاحب فرماتے ہیں کہ آٹھواں سبب اختلاف عبارت کا نقل کر نیوالوں کی جہالت یا غفلت ہے کہ انہوں نے حاشیہ پر جو شرح لکھی ہوئی تھی اسکو متن کا جز سمجھا قدیم قلمی نسخوں کے حاشیہ میں کچھ مقامات کی شرح لکھنے کا اکثر رواج تھا اور آسمانی سے سمجھا جاتا تھا کہ یہ حاشیہ کی شرح ہے پس ان حاشیوں کی شرح میں سے تہوڑا یا سب آسمانی سے مل گیا ہو گا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل ہو چکی حاشیہ پر مشرین لکھی ہوئی ہوں گے انتہی۔

اور ایسے ہی پادری عماد الدین پانی پتی نے اپنی تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعہ مشن پریس لودیانہ صفحہ ۹۶ میں قبول کر لیا ہے۔ انرض قسم اول کے سوا جو تین قسمیں پہنے بیان کی ہیں ان کو کلام الہی سے کچھ سروکار نہیں اور نہ ہم مسلمانوں پر اس سے کچھ ہے کہ ان میں قسم مذکورہ بالا کو کلام الہی تصور

کریں بلکہ ہم مسلمانوں پر یہ ہی فرض ہے کہ صرف قسم اول ہی کو کلام الہی جانیں۔ انرض جب تحقیق اہل انجیل کی ہو چکی تو مسلمان بہائیوں کو چاہیے کہ اس تمام مجموعہ انجیل کو جو چارے ہاتھوں پر ہے متنی سے مکاشفات تک کو اسکے ہر ہر فقرے سے آیات کو کلام الہی نہ خیال کریں بلکہ قسم اول ہی کو الہامی خیال کریں اگر کسی مسلمان بہائی سے یہ تقسیم مذکورہ بالا ہنوس کے تو مجمل ایمان اس انجیل پر یوں رکھے کہ جو کچھ خداوند تعالیٰ کی کلام بدلیو وحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور اس انجیل میں شامل کئی گئی ہیں اس پر ایمان لانا ہوں اور نہ اس انجیل میں وجہ حال کے کلی کلام الہی ہونے کا اقرار کرتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ اس انجیل میں وجہ حال میں بالکل کلام الہی نہیں اس واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تکذبوهم وقولوا ما بال اللہ وانزل لينا وما انزل الى ابراهيم واسماعيل واسحق ويعقوب ولا لاسباط وما اوتى موسى وعيسى وما اوتى النبيون من وبعهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون۔ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اہل کتاب کو نہ سچا بتلاؤ اور نہ جھٹلاؤ اور تم کہو ہم نے یقین کیا اللہ پر اور جو اترا

نمبر شمار	مطبوعہ مرزا پور	مطبوعہ کلکتہ	مطبوعہ لندن	نمبر شمار	مطبوعہ مرزا پور	مطبوعہ کلکتہ	مطبوعہ لندن
۱	ابراہیم	اسحاق	فارس	۱۳	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۲	اسحاق	اسحاق	اسحاق	۱۴	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۳	پیارس	فارس	فارس	۱۵	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۴	زارح	زارح	زارح	۱۶	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۵	قمر	قمر	قمر	۱۷	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۶	مردم	مردم	مردم	۱۸	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۷	پارام	پارام	پارام	۱۹	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۸	عمینداب	عمینداب	عمینداب	۲۰	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۹	عسوں	عسوں	عسوں	۲۱	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۱۰	بو عس	بو عس	بو عس	۲۲	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۱۱	راحب	راحب	راحب	۲۳	اسحاق	اسحاق	اسحاق
۱۲	روت	روت	روت				

تجربہ کی بات ہے کہ ان ناموں کی مصدر باوجود

استفراحتلاف کے مختلف ہون اور پری قلوٹس اور پری قلیٹس کے مصدر جدا جدا ہو جا دیں اگر اسقدر اختلاف سے مصدر بدل جاتا ہے تو نقشہ ذیل کے اختلاف سے تو مصنف ہی بدلنا چاہئے یعنی یہی مطبوعہ مرزا پور کا جدا مصنف ہو اور مطبوعہ کلکتہ کا کوئی اور مصنف ہو اور مطبوعہ لندن کسی تیسرے کی ایجاد ہو اگر ایسا ہی ہے تو مبارک اور وہ نقشہ یہ ہے ۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ مرزا پور	مطبوعہ لندن	مطبوعہ کلکتہ	کیفیت
۱	متی ۱۹ باب ۱	پر بیت سے جو پہلو	لیکن با مشورے	یہ آیت نہیں لکھی	یہ آیت مطبوعہ کلکتہ میں متی کے ذخیر کے ۲۰ باب کے شروع میں لکھی ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی آیت ۲۰ باب کا خلاصہ ہے اسباب میں امت محمدیہ کی فضیلت یہود اور نصاریٰ پر کتاب ہوتی ہے کذا فی المشتکات باب ثواب ہذہ الامت ۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ مرزا پور	مطبوعہ انڈیا	مطبوعہ کلکتہ	کیفیت
۲	مرقس باب ۳	جب تک کہ اپنی زندگی	تا دستہ پاریسی	جب تک کہ وہ	مطبوعہ کلکتہ میں کہنی کا لفظ نہیں لکھا۔
۳	مرقس باب ۳	پیالون اور لولون	چون شستن پالیا	اور پیالون اور	لوز اور قدح اور تہالی واہ
		اور تانی کی برتنوں	وقد مہا و طر فہم	تہا لیون اور تانی	مترجموں کی دماغ عالی۔
		اور چار پایوں کا دونا	برنجی و کرسیا	سکھرتور اور	
			چار پاؤں کو دونا		
۴	مرقس باب ۴	۳۰ آیتیں میں	۳۰ آیتیں میں	۳۰ آیتیں میں	مطبوعہ کلکتہ میں مرقس کے آٹھویں باب میں ایک آیت زیادہ ہے۔
۵	مرقس باب ۵	وہ جو ہمارا مخالف	کسیک برا	وہم تمہارا مخالف	
		ہمیں ہماری طرف	نیست انما	ہمیں ہماری طرف	
۶	مرقس کا اول باب	میں اپنی رسول کو	الضا	ایضا	حالانکہ ملاکی میں اس طرح لکھا ہے
		تیری آگ بھجنا ہوں			دیکھو میں اپنی رسول کو بھیجے گا
		وہ تیری راہ کو تیری			میری راہ کو میری اگر درست کرے گا
		سائے تیرے گرجا بولے	بجوار ملاکی	بجوار ملاکی	
		ملاکی۔			
۷	مرقس باب ۷	جنامی کا عطر	عطر سنبل	عطر	
۸	مرقس باب ۸	اور سردار کا ہون	روسہا کہنے	سردار کا ہون	مطبوعہ کلکتہ میں یہ عبارت نہیں ہے۔ پر اسے کچھ جواب ندیا
		نے لپیٹتے ہوئے	اد کا بیا رہو	نے لپیٹتے ہوئے	
		کین پر کچھ جواب ندیا	نمود پچھ جواب	ناشین کین	
۹	باب ۹ لوقا	لور راتکو باری باری	جنوب	راتکو اپنی گھ	مطبوعہ کلکتہ میں لفظ باری باری نہیں لکھا۔
		اپنی چینی کی چوکی		کی نگہبانی	
		کرتے تھے۔		کرتے تھے	
۱۰	باب ۱۰ لوقا	اور دیکھو کہ خداوند	ناگاہ فشرے	خداوند کا	مطبوعہ کلکتہ میں لفظ دیکھو نہیں لکھا اور ایک دو کا ذکر ہی ندارد۔
		کا اک فشرے	خدا	فشرے	

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ مرزا پور	مطبوعہ لندن	مطبوعہ کلکتہ	کیفیت
۱۱	باب ۱۵	اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے	و چون آن فرشتگان	جون فرشتہ	مطبوعہ کلکتہ میں لفظ اور ایسا ہوا کہ نہیں لکھا۔
۱۲	لوقا ۲ باب ۲	جوانہوں کی سنی اور جیسی انہی کی گئی	ہمہ آئندہ بآئینہ گفتہ شدہ بود	جوانہوں کی سنی اور دیکھیں	
۱۳	لوقا ۳ باب ۲	ذکر یا کی بنی یوحنا		یحییٰ کی بنی ذکر یا کو	
۱۴	لوقا ۳ باب ۱۱	و د کرتے		دو کپڑے	
۱۵	لوقا ۳ باب ۲۲	ایک آواز آئی جو یہ کہتی تھی		آسمان سے آواز ہوئی	لفظ جو یہ کہتی تھی مطبوعہ کلکتہ میں نہ ارد۔
۱۶	باب ۳۹ لوقا	کہڑا ہو کے		سر ہاں کہڑا ہو کر	
۱۷	باب ۵ لوقا	یسوع کے پانچ پور		گھٹنے پر	
۱۸	لوقا ۵ باب ۱۴	اپنی پاک صاف ہونیکلی قربانی کر		دی	مطبوعہ کلکتہ میں لفظ قربانی کو عجیب طور سے تخریف کیا ہے تاکہ اہل اسلام کی قربانی سے مشابہ ہو
۱۹	لوقا ۱۲ باب ۲	اپنی عمر کو ماتہ بہر بڑا کے	ایک راع برقت خویش بیغز آند	اپنی عمر کچے بڑا کے	
۲۰	لوقا ۶ باب ۴	اور برد آدمی اپنی دگر بری خزانہ بری چیزیں باہر لاتا	و بیرون آرد مردید از خزانہ بد در چیز بد را	یہ عبارت مطبوعہ کلکتہ میں نہیں لکھی۔	

اختلافات بہت سے ہیں کہان تک نقل کروں جس کیسی کو شک بود و چار مختلف چہا یوں کے انجیلین ملا کر دیکھ لے جبکہ چار چار پانچ برس کے نسخوں میں اس قدر فرق ہے تو معلوم نہیں کہ اصل کتاب میں اور ان محرفات میں کیا کچھ فرق ہوگا۔
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

رقیمہ نور محمد از سہارنپور مدرسہ ہر العلوم
نور افشان پر نظر ثانی
اخبار نور افشان نمبر ۵۰ جلد ۹ صفحہ ۹۶۔ قولہ
ناظرین منصف مزاج سے التماس ہے کہ براہ مہربانی
الہ۔ اقول صاحب نور افشان کا دعویٰ ناہر
قولہ اور یہ دعویٰ صرف ہمارے نہیں ہے بلکہ

صاف قرآن میں لکھا ہے الخ اقول کہ دوسرے
جہوں نہ بولو کیونکہ تم نے پرانے منہایت کو اس کے
فعلوں سمیت اوتار دیا ہے کافسون ۳-۹ دیکھو دما

کت تعلق من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بسینک
اذا لا کتاب المبطون ترجمہ اور تو پڑتا تھا

اس پہ کوئی کتاب اور لکھتا تھا اپنے دے
دے تو البتہ شبہ کہتے یہ چہونے ف یعنی
شبہ کے کہ لکھے کتاب پر کبریا بائیں معلوم

کہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہی شاہ
پاس نہ بینے نہ مات میں قلم پکڑا۔ مفہوم قرآن
نقشہ سے نفی کتاب کی ثابت ہے بل حوا

بیات فی صدور والدین او تو العلم وما لجل

بایمانہ الا الظالمون ترجمہ بلکہ یہ قرآن
ہیں صاف سینہ میں ادنیٰ جنکو ملی ہے سمجھ اور

مشر نہیں ہمارے مابون سے مگر وہی جو ہے
انصاف میں ف یعنی پیغمبر نے کسی سے

نہیں لکھا نہیں پڑا بلکہ یہ وحی جو اسیرائی ہمیشہ
کون لکھے جاری رہی سبب سینہ اور کت میں

نہ حفظ ہوتی ہیں یہ کتاب حفظ ہی سے باقی ہو
لکھنا اور وہ ہے سو عنکبوت رکوع ۵۶۔ بہرام

خان صاحب کا سوال قائم رہا قولہ اور جو
کوئی یہ کہے کہ وہ لکھنا پڑنا نہیں جانتے تھے

اقول جو بڑے نبیوں کے خداوند کو نفرت ہے
پر وہ جو پرستی سے کام لیتے ہیں اس کی خوشی

ہیں امتثال نہ ہو آپ کے قول کو قرآن لکھنا

ولا تخطہ سے جہلاتا ہے۔ پیر دیکھو بہرام خان

صاحب کا سوال قائم رہا۔ قولہ جو کچھ اب میں
لکھا جائیگا وہ کتب اہل اسلام و احادیث و تفسیر

کے اقوال کے بموجب درج کیا جائیگا الخ اقول
مجھ کو اس تحریر سے بڑا خوف پیدا ہوا تھا کہ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھنا ثبوت ہو جائیگا مگر الحمد
لہ وہ پانی سے جدا ہو گیا پادری صاحب کی محنت

راہگان گئے اب پادری صاحب اپنے چالاک کی کو
ملاحظہ فرمائیں کہ آیت علم الامسان عالم یعلم

خواب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ہونے
کا ثبوت ہے اس کو چشم انصاف سے کیوں نہیں دیکھا

اور وہ کیوں دیکھنے انصاف تو خود خوف کہتا ہے
ف اول جبریل علیہ السلام وحی لائے تو یہی

پانچ آئین حضرت نے کہی لکھا پڑا نہ تھا فرطیا
قلم سے ہی وہی علم دنیا ہے یوں ہی دیکھا۔ بہرام

خان صاحب کے سوال کا جواب صاحب نور افشاں
نے کچھ ہی نہیں دیا حیرت افشاں اپنی اطمینان

کے واسطے شہادت ایک مخالف لکھتا ہوں
بموجب والفضل ما شدت بہ الاعداء

وہ علم جس سے عوام الناس علم مراد کہتے ہیں ہر
کو بالکل نہ پہنچا دیکھو ترجمہ رسالہ جان دیون

پور صاحب بیان دقلیع عمری محمد صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کو چالیسواں سال تھا رمضان

نقشہ کے طے میں آپ اپنے خیمہ میں شب بیدار
کر رہے تھے آپ نے سنا کہ کوئی میرا نام پکارا

۴۰۰ یہ ستر مبارک باہر نکالا اور سوت اپ پر اس قدر
نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ آپ بیہوش ہو گئے
جب آپ کو پرہوش آیا آپ کے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی شکل بنکر آیا اور اس نے آپ کے سامنے
ایک بیسی کیزاجو تمام لکھا ہوا تھا پیش کیا اور
کہا پڑھو۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔
پھر فرشتہ نے کہا کہ بسم اللہ کر کے پڑھو اور ایسے
اللہ کا نام لیکو پڑھو۔ جس آدمی کو قطرہ خون
نمایا اور ایسے اللہ کا نام لیکر پڑھو جس انسان
کو قلم کا استعمال سکھایا اور جو اس کی روح میں
علم کا نور ڈال سکتا ہے آپکا دل اسی لحظہ روشن
ہو گیا اور وہ نوشتہ باب پڑھ لیا۔ دیکھو جان
ڈیون پورٹ صاحب و قلیع عمری۔ پادری صاحب
نے تفسیر حسینی و بیضاوی کا نام بے مطلب خلاف
سوال کے لکھ دیا شاید سمجھے ہوں گے کہ بڑے بڑے
کتب اسلامیہ کا نام لکھ دینے سے کوئی مسلمان ہنس نہ
کہا جائیگا سو یہ غیر ممکن ہے حالانکہ خود انہیں کے
زعم میں مفید مطلب نہیں البتہ ہیرام خان کے سوال
کو تقویت ہوتی ہے چنانچہ قل لو شاء اللہ ما
تلوۃ علیکم ولا ادوۃ علیکم بہ فقد لبثت فیکم عملاً
من قبلہ اقلاد۔ تعقلوا بعد اسکے مصنف تفسیر
سینی لکھتے ہیں کہ یکہ چل سال در میان شما بود
و معاشرت علمی و نمودہ و بعالمی مصاحبت نفوذ
این زمان کلام بر شما میخواند کہ نفوذ سے عرب از کمال
جاعت آن حیرانند و یمنی دیوان ادب از کمال

نجات آن انگشت تیر در دندان گیرند و بر آئینہ
دہر آئینہ تامل ورین صورت استدلال میتوان
نمود بر آن کہ ایغای کلامی چنین دزمردی چنان
خارق عادت است پس قرآن مجزہ رسالت
و وسیلہ سعادت است۔ مشنوی

اے دانا بعلم فنون	راند رقم بر ورق کاغذ
بے قلم و کاغذ آب سیاہ	مجزہ آورد زوحی الہ
بے خط و قلم طاس علم ازل	شکل بلوح و قلمش گشت عل

دیکھو صاحب تفسیر حسینی بیت مدت پیشتر صاحب
نور افشان کے اقوال کو رو چکی ہیں اس کو
کرامت تصور کرنا چاہئے میں حیران ہوں کہ صاحب
نور افشان نے کس آیت سے لکھنا پڑھنا پیغمبر اسلام
کا سمجھ لیا ہے قرآن شریف میں تو کوئی
مقام معلوم نہیں دیتا۔ عبارت تفسیر بیضاوی
قل لو شاء اللہ غیر ذالک ما تلوۃ علیکم
ولا ادوۃ علیکم بہ۔ لا اعلم بہ علی لسانی
عن ابن کثیر لا دوۃ علیکم بلادم التاکید۔ ای
لو شاء اللہ ما تلوۃ علیکم ولا علیکم بہ
علی لسان غیری والمعنی انہ الحق الذی
لا یحیی عنہ لولم ارسل بہ لا رسل بہ
غیری ذقری ولا ادوۃ علیکم ولا وراکم
فیہما بالہمزۃ علی نعتہ من یقلب الالف
المبدلۃ من الیاء ہمزۃ او علی انہ من الدوۃ
بمعنی الدفع ای ولا جعلتکم بتلوۃ و تخلصاً
قدرونی بالجدال والمعنی ان الامر بحیث

الیہ لا یشتکی حتی اجعلہ علی نحو ما تشنونه
 ثم قرر ذاک بقوله فقد لبثت فیکم عموما
 مقدار عمر اربعین سنة من قبلہ من قبل
 القرآن لا اقلوه ولا اعلمہ فانه اشارۃ
 الی ان القرآن معجز خارق العادۃ فان
 من عامش بین اظهرہم اربعین سنة لم
 یما رس فیہا علیا ولم یساعدا عالمات
 ولم یشی فریقہ ولا خطبہ ثم قرأ علیہم
 کتابا یدت فصاحتہ فصاحتہ کل منطق
 و علی کل منشور و منظوم و لحتوی علی
 قواعد علمی الاصول و الفروع و اعرب
 عن قاصص الاولین و احادیث الاخرین
 علی ما ہی علیہ علم انہ معلم بہ من اللہ
 افلا تعقلون ای افلا تستعملون عقولکم
 بالاندبر و التفکر فیہ لتعلموا فہ لیس
 الا من اللہ - مصنف بیضاوی نے ہی صاحب
 نور افشان کے دعویٰ کو کس ہر احت سے باطل
 کیا ہے قولہ اسکی جواب میں ایک عالم فرماتے
 ہیں الخ - اقول نام ندارد - یہ عالم صرف
 صاحب نور افشان کے ذہنی ہیں فقط باتے اپنے
 راقم ایک غریب مسلمان -
 یہودیوں کی نسبت صاحبان انگریز کی
 غم خواہی کے

روس اور جرمن میں یہودیوں کی نسبت جو ظلم
 و ستم کہ ظاہر کیا گیا ہے در باب انگلستان میں بڑی

کابل میں بھی ہے اور غمخواری ظاہر کئی کئی ہے
 چنانچہ یادری لوگ ممبروں پر اس بارہ میں بہت
 تلام و غلط کر رہے ہیں - مخبر ذیلی نیز کامیان
 ہے کہ کارڈنیل ماننگ اور کیانن فیادریک
 طلبہ کرنے کے بغرض لارڈ میرے درخواست
 کرنے کے در باب بذولت کر رہے ہیں -

ضلع مانچسٹر میں ہی ماہ آیندہ کی ابتدا میں ایک
 جلسہ عام اسی مقدمہ کے نسبت تجویز کرنے کے
 بغرض مرتب ہوگا اور اس جلسہ میں لندن کمیٹی
 کے طرف سے چند ارکان شریک رہیں گے -

اور ایک خبر یہ ہے کہ مظلوم یہودیوں کی تائید
 کرنے کے بغرض چندہ فراہم کیا جاوے گا اور ایک
 کروڑ روپیہ تک اس کام کے واسطے جمع کیا
 جاوے گا مقدمہ ہذا کے بارہ میں بہت خطوط
 طبع ہو رہے ہیں لارڈ شافٹسبری بشپ لندن
 میں من جملہ اون کے اور کیانن پیارر کے
 خطوط بہت مشہور و معروف ہیں - لارڈ شافٹسبری
 صاحب گرین برٹن اور ایرلینڈ کے لوگ سے
 اس معنی کی درخواست کئے ہیں کہ روس میں
 یہودیوں کی نسبت جو ظلم و ستم کہ ظاہر کیا جاتا ہے
 روس کو شلیج کریں اور انکی تائید کرنے کے
 بغرض لوگ سے چندہ وصول کریں اعلیٰ لیا
 انگلستان بہ نسبت دیگر اقوام یورپ کے بہت
 تر اور آزاد مشہر ہونے سے اقلیت ہے کہ انکی
 دوا دوی کے طرف دوسرے اقوام کا خیال متوجہ

ہوگا اور تہنہ و سہرا کو قدر میں اس
 محل کی خبر سنکر اور سکا تو ہو کر نہ کہے مدینہ
 پرانے گئے۔ لہذا میں نے بٹ کا یہ بیان بھی مقدم
 ایسا مشہور جہاں ہے کہ ہر اک مہذب آدمی
 اس کی تشہیر کر سکتا ہے وہ جو ملک شہاد میں ترکوں
 کی نسبت روسیوں نے بلغار میں جو ظلم و ستم
 کہ ظاہر کیا سوا اس کی نسبت بٹ کا یہ اظہار تھا
 کہ اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ روسیوں کا جو سخت
 بدکارہ مخطی منہ ہے اٹالیاں روس کے درمیان
 انتظام و بندوبست پایا جاتا ہے اور وہاں
 اس سخت و خون کا بازار نظر نہیں آتا ہے جو
 صدیوں سے ترکوں کے درمیان پیدا ہوتا ہے
 قطع نظر اس کے میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر چیکہ
 اٹالیاں روسیوں کے جنگ میں مہر و ن کی نسبت ظلم
 میری خاطر کرتے ہوں لیکن عورتوں اور بچوں
 سے جنگ نہیں کرتے ہیں مگر اب مجھے یہ لازم
 و ملزم ہے کہ مذکور اظہار پر ہر یون اور جو کہ
 روسیوں کی جنبہ داری کرنے کے بلحاظ ترکوں
 کے نسبت سخت بوسست کہا تھا روسیوں کے باعث
 معذرت پیش کروں کیسے کہ روسیوں کا ظلم
 و ستم اس کی برابری نہیں کر سکتا ہے اور
 مہذب لوگ اس کیفیت کو سنکر مایوس ہو جائیں گے
 لہذا ان ہوتے ہیں۔ شمس الاخبار۔

امریکا

بیان کے ایک مشہور روسیوں میں ایک بڑے

کو اور بھی فراخ کرنیکی ضرورت پڑی لیکن اس
 میں رعب پر ایک بڑا عالیشان لاشانی مکان
 جسے ہمسما کرنے کو مستطمان صفائی اس وقت
 جوا تہہ کر سکتے تھے کہ اس کی قیمت نہایت
 اتنی گراں تھی مشکل سے وقت علم ہی کام آتا
 تھا اور علم میں خبر دار امریکا والوں نے اور
 طرح سے اس مصیبت سے نکلنے کی تدبیر کی۔
 یعنی انہوں نے بنی بنائی عمارت مذکور کو سرائف
 دس انچہ پیچھے سرکا دیا ایسی صفائی اور
 دانائی سے کہ مکان کا بال تک بیکانہ ہوا
 پیشے کا تو کیا ذکر ہے۔ یہ مکان ایک لاکھ ہم
 ہزار من وزن میں تھا جس کے سرکانے میں
 چودہ گنتوں سے زیادہ عرصہ نہ لگا۔ کہتے ہیں
 کہ اگر اس کو گرا کر صاف کیا جاتا تو دو ماہ سے
 کم نہ لگتے حالانکہ اس میں علاوہ ایک عالیشان
 عمارت کے معدوم ہونے کے جو خرچ عظیم تر تھا
 حد تھا۔ کشف الاخبار۔

بندر کے تھم سے عورت کو بچا ہوا
 علاقہ کشمیر میں ایک شخص نے بندر پکر کر ایک
 امیر کے پاس فروخت کر دیا امیر نے وہ بندر
 لڑکی کے حوالہ کر دیا وہ لڑکی بندر کورات
 دن اپنے پاس رکھتی تھی جس سے اس کو حمل
 ہو گیا اور بندر کا بچہ جنی جو تیس دن معہ بندر
 کے مر گئی امیر نے غرت میں اگر اپنی لڑکی کو مار
 اور آپ بھی زہر کھا کر مر گیا۔ غنہ۔

سورج بحر الہام مسکرت نکلو زین محمد شریف کے ہاتھ سے پہنچا۔